مسئلۂ شفاعت کی معرکۃ الآرا تحقیق

نوشاد عالم چشتی علیگ

تحقیق الفتویٰ اردو

فی ابطال الطغویٰ

امام حکمت وکلام علامہ محمد فضل حق خیرآبادی قدس سرہ العزیز

وفات ۱۲۷۸ھ جزیرۂ انڈمان

ترجمہ وتحقیق: مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

نوشاد عالم چشتی علیگ

ادارۂ اشاعت:— المجمع الاسلامی مبارکپور

ملنے کا پتہ

المجمع الاسلامی فیض العلوم محمد آباد گوہنہ، اعظم گڈھ، یوپی ۲۷۶۴۰۳

قیمت -/۱۵

سلسلہ اشاعت نمبر ۵۹

- کتاب ــــــــــ تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ
- تصنیف فارسی ــــــــــ بطلِ حریت علامہ محمد فضلِ حق خیر آبادی
- سالِ تصنیف ــــــــــ ۱۸ رمضان المبارک ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۵ء
- اردو ترجمہ و تقدیم ــــــــــ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری
- اشاعت اول مع فارسی ــــــــــ مکتبہ قادریہ، لاہور ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء
- اشاعت دوم صرف ترجمہ ــــــــــ دائرۃ المعارف الامجدیہ، گھوسی
- اشاعت سوم " ــــــــــ المجمع الاسلامی مبارکپور، ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۸ء
- صفحات ــــــــــ ۲۷۲
- تعداد ــــــــــ ایک ہزار ۔ قیمت ۱۵/-

ملنے کے پتے

(۱) المجمع الاسلامی، فیض العلوم ۔ محمد آباد گوہنہ اعظم گڈھ ۔ یو، پی

(۲) حق اکیڈمی مبارکپور ۔ اعظم گڈھ ۔ (۳) اعظمی بکڈپو، مدھوبن روڈ ۔ گھوسی،

(۴) رضوی کتاب گھر ۔ غیبی پیر روڈ ۔ بھیونڈی ۔ مہاراشٹر ــــــ ۴۲۱۳۰۲

(۵) مکتبہ انوار المصطفیٰ ۔ مغل پورہ ۔ حیدر آباد ۔ اے پی

(۶) مکتبہ لطیفیہ ۔ مومن پورہ ۔ ناگپور ۱۸

(۷) مکتبہ استقامت ۲۴/ ۴۸۸ ریل بازار کانپور

(۸) نوری کتب خانہ ۔ دارالعلوم فیض الباری ۔ نوادہ ۔ بہار

(۹) اشرفی نوری بکڈپو ۔ درگاہ کچھوچھہ شریف ۔ فیض آباد ۔ یو، پی

فہرست تحقیق الفتویٰ

موضوع	صفحہ
کلمۂ افتتاح از مترجم	5
تحقیق الفتویٰ	۶۵
استفتاء	۶۷
جواب	۷۱
مقام اول	۷۲
شفاعت کے اقسام	۷۲
شفاعتِ وجاہت	٠
شفاعتِ محبت	۷۴
شفاعت اور دعاء	۷۸
انبیاء و اولیاء کی دعاؤں کی قبولیت	۷۹
شفاعت بالاذن	۸۲
ایک شبہہ کا ازالہ	۸۳
محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت	۸۵
مقام مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	٠
آیاتِ مبارکہ	٠
احادیثِ طیبہ	۹۶
شفاعتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۱۱۱
تقویۃ الایمان کی عبارت پر گفتگو (چودہ وجوہ سے)	۱۳۴
ایک سوال اور اس کا جواب	۱۳۶
مقام ثانی تقویۃ الایمان کی گستاخانہ عبارت کے رد میں	۱۵۲
امکانِ نظیر کا مطلب	۱۵۲
وجہِ اول (سے تردید)	۱۵۳
امتناعِ نظیر پر دلیل	۱۵۵
امکانِ کذب کی دلیل اور اس کا رد	۱۵۷
محمد قاسم نانوتوی کا عقیدۂ ختمِ نبوت سے انحراف (حاشیہ)	۱۵۸
محمود حسن کا اللہ تعالیٰ کے لئے تمام قبائح کا امکان ماننا (حاشیہ)	۱۵۹
وجہِ ثانی (امتناعِ نظیر کی دوسری دلیل)	۱۶۲
ممتنع بالذات قدرت کے تحت داخل نہیں، اس قاعدہ پر ایک شبہہ اور اس کا جواب،	۱۶۳
اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کا مطلب	۱۶۴
امکانِ نظیر کی عقلی دلیل اور اس کا جواب	۱۶۷
ایک اعتراض کا جواب	۱۶۹
امکانِ نظیر کی نقلی دلیل اور اس کا جواب	۱۷۰
امکانِ نظیر کی دوسری نقلی دلیل اور اس کا رد	۱۷۲

موضوع	صفحہ
ایک شبہہ کا ازالہ	۱۷۵
مقام ثالث تقویۃ الایمان کی عبارت تنقیص شان ہے۔	۱۷۷
تعظیم یا توہین پر کلام کی دلالت کا معیار	۱۷۷
تقویۃ الایمان کی عبارت میں توہین کے چودہ پہلو،	۱۸۶
عذرِ گناہ اور اس کا رد	۱۹۷
ایک اور قلابازی اور اس کا علاج	۱۹۹
اہلِ ایمان کا عقیدہ	۲۰۶
مقام رابع	۲۰۹
حبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر ایمان متصور نہیں۔	۲۱۰
علامتِ محبت	۲۱۱
نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے ادبی کفر ہے	۲۱۳
امام مالک کا ابو جعفر منصور سے مکالمہ	۰
ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تعظیم،	۲۱۵
صحابۂ کرام اور تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۱۶
تابعین اور تعظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۲۲۰
نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سے نسبت رکھنے والی اشیا کا احترام، صحابہ کی نظر میں	۲۲۱
سنگ و شجر کی سلامی	۲۲۷
استنِ حنانہ کی فراق میں آہ و زاری	۲۲۸
نبیٔ رحمت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم	۲۳۱
اِتباعِ رسول تقاضائے محبت ہے	۲۳۲
بے حُبِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِتباع معتبر نہیں	۲۳۴
تنقیصِ شان کے مرتکب کا حکم	۰
بلا ارادہ تنقیص کے مرتکب کا حکم	۲۳۹
اِعتراض اہلِ قبلہ کی تکفیر ممنوع ہے اور اس کا جواب	۲۴۲
خلاصۂ فتویٰ	۲۴۶
خاتمہ	۲۴۸
علمائے اعلام کی تائیدی مہریں	۲۵۰

ضمیمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین شفیع المذنبین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو نہ یہ خلاصہ ہے چند کلمات کہ مولوی حیدر علی ٹونکی کہ تحقیق الفتوےٰ کے جواب ناصواب میں ان سے سرزد ہوئے ہیں اور تحقیق الفتوےٰ تصنیف ہے جناب ہدایت مآب سند الوقت امام العصر استاذ مطلق حضرت مولنٰا محمد فضل حق دام افاداتہ کی مسجل ومزین مہر و دستخط علمائے شاہجہاں آباد (دہلی ۱۲) سے مولوی اسمٰعیل کی تکفیر میں کہ ان کے روبرو مرتب ہوا تھا۔ اور مولوی اسمٰعیل نے کچھ حرکت مذبوحی ابتدا میں کی انتہا کو جواب سے عاجز وساکت ہو گئے۔

مولوی حیدر علی ٹونکی نے بعد مدت دراز اس کا جواب لکھکر آپ کو سوال کیا۔ فضیلت پناہ کمالات دستگاہ مولوی شاہ عبد الحق صاحب خلف الصدق حقائق آگاہ معارف پناہ جناب شاہ عبد الرسول صاحب کانپوری سلمہا اللہ تعالیٰ نے کہ شاگرد خاص ہیں جناب ہدایت مآب صاحب تحقیق الفتویٰ کے ردّ جواب جیسا چاہیے ویسا لکھا۔

خاکسار عبد الستار نے چند باتیں اس سے التقاط کر کے استفتار مرتب کیا۔ علمائے دیندار نے مہر و دستخط سے مزین فرمایا خاکسار کہ ابتدائے زمان شہرت تقویۃ الایمان سے اس طرف راغب تھا یہ مباحثات ومناظرات سبب ہوئے اس کی ہدایت کے اور طریقۂ اسمٰعیلیہ سے تائب ہوا اور باعث ہوا اس کے طبع اور اشاعت کا کہ جیسے میں اشتباہ میں تھا۔ اور بہت لوگ ہیں تو جس طرح مجھکو ہدایت ہوئی اور ونکو بھی ہو۔ آمین

اور بعد اس کے ارادہ رکھتا ہے جب خلاصہ تخمیص الحق کا کہ مولوی حیدر علی ٹونکی نے جو فصل الخطاب کے جواب میں اپنی بے علمی اور بد دینی کو ظاہر کیا ہے اور صاحب فصل الخطاب نے اسکی تفصیل تخمیص الحق میں تکمیل کی ہے۔ خاکسار نے بنظر سہولت اشاعت اسکا خلاصہ کیا ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً للہ ومصلیاً علیٰ حبیبہ وآلہ وصحبہ اجمعین

ایں چند استفتا است کہ بخدمت علماء محققین بامید جواب باصواب موافق قواعد عقائد دین متین معروض داشتہ شد امید کہ جواب ہر یک استفتاء در ذیل آں زیب نگارش یابد۔

استفتاء اوّل

اگر کسے اعتقاد دارد بامکانِ اتصاف حضرت باری عز مجدہٗ وجلت کبریاءہ بہمہ نقائص معائب وقبائح وفواحش آنکس مؤمن است یا کافر؟

جواب

تنزیہ وتقدیس او سبحانہ از جمیع نقائص ومعائب وقبائح وفواحش از ضروریات دین است ومعنی تنزیہ وتقدیس او سبحانہ از آں ہمہ این است کہ اتصاف حقیقت حقہ مقدسہ متعالیہ بہیچ یکے از نقائص وعیوب وقبائح وفواحش ممتنع ذاتی ومستحیل عقلی است۔ وسلب جمیع نقائص وعیوب وقبائح وفواحش کہ ایں ہمہ ممکنات حوادث اند از نفس ذات حقہ مقدسہ ضروری بالذات است واعتقاد اینکہ اتصاف او سبحانہ بنقائص ومعائب وقبائح وفواحش ممکن است از اغلظ انحائے کفر است. چہ اعتقاد بامکان اتصاف او سبحانہ بیک فاحشۃ العیاذ باللہ کفر است۔ وایں اعتقاد متضمن است اعتقاد امکان اتصاف او سبحانہ را بفواحش غیر متناہیہ ونقائص غیر معدودہ ومعائب غیر محدودہ وقبائح لاتحصی۔ پس ایں اعتقاد از اغلظ وجوہ کفر است۔ اعاذنا اللہ منہا بحرمۃ حبیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

استفتاء ثانی

شخصے یک قاعدۂ عقلیہ کلیہ اختراع نمود کہ اگر حصۂ از ہر کدام معنی مصدری ممکن ذاتی

باشد ضرور است کہ جمیع حصص آں معنی مصدری ممکن ذاتی باشد. و بر ایں قاعدۂ کلیۂ مخترعۂ خود متفرع کرد کہ اتصاف واجب الوجود سبحانہٗ بنقائص و فواحش و فیہا ممکن ذاتی است. زیرا چہ اتصاف معنی مصدری است۔ و بعض حصص آں ہمچو اتصاف زید بجہل و عجز ممکن ذاتی است پس بنا بر آں قاعدہ اتصافِ واجب الوجود سبحانہٗ بعجز و جہل و دیگر نقائص ممکن ذاتی خواہد بود شخص مذکور بارتکاب ایں تفریع کافر شد یا نہ؟

جواب

ہر کس کہ بآں قاعدۂ مخترعہ اعتقاد آرد بر او کفر بوجوہ بسیار لازم است۔ چہ وجود و عدم معنی مصدری است۔ و بعض حصص آں ہمچو وجود زید و عدم او ممکن است۔ پس بر معتقد آں قاعدہ لازم است کہ اعتقاد کند کہ وجود او سبحانہ ممکن ذاتی است۔ و عدم او سبحانہٗ ممکن ذاتی است و وجود شریک الباری ممکن ذاتی است و عدم شریک الباری ممکن ذاتی است و ایں اعتقاد کفر است۔ و بر معتقد و مخترعِ آں قاعدہ بوجوہ نا محصور کفر لازم است و آنچہ بر ایں قاعدہ متفرع کردہ است کفر جداگانہ است۔ اگر مخترعِ آں قاعدہ و تفریع کنندہ بعد تنبیہ بر بودنِ اختراع و تفریعِ او از موجباتِ کفر از آں توبۂ نصوح نکند ایں کفر لزومی بکفر التزامی می انجامد۔

استفتاءِ ثالث

شخصے اعتقاد دارد کہ سلب اتصاف او سبحانہٗ بنقائص و فواحش ممکن ذاتی است. و مقتضائے ذات او سبحانہٗ و معلول او ست و ذات حقہ واجب الوجود چنانکہ مقتضیِ اتصافِ خود بصفاتِ کمال است ہمچنیں مقتضیِ سلبِ اتصافِ خود بصفتِ نقص مقابل صفت کمال است و اعتراف دارد باینکہ معلول مقتضی از ذات مقتضیہ متاخر است ایں اعتقاد موجب کفر است یا نہ؟

جواب

ایں اعتقاد موجب کفرِ معتقد آن است زیرا کہ اگر سلب اتصاف او سبحانہٗ بنقائص و فواحش ممکن ذاتی و معلول و مقتضائے ذات حقہ باشد مصداق ایں سلب از ذات حقہ متاخر باشد ضرورۃً تاخّرِ المعلولِ المقتضیٰ عن العلّۃِ المقتضِیۃ و خود صاحب ایں اعتقاد بایں اعتراف

دارد۔ پس بر او لازم است کہ او اعتقاد کند بصدقِ ایجابات جمیع نقائص و فواحش بر نفس ذاتِ حقۂ احدیہ در مرتبۂ متقدمہ ضرورۃ استحالۂ ارتفاعِ النقیضین و آں اعتقاد ہائے غیر متناہیہ کفر است۔ پس اعتقاد بایں کہ سلب اتصاف او سبحانہٗ بنقائص و فواحش ممکن ذاتی و معلول مقتضائے ذات واجب الوجود سبحانہ است موجب انحائے غیر متناہیہ کفر است۔

استفتاء رابع

شخصے اعتقاد دارد بانکہ علم و قدرت مثلاً و دیگر صفاتِ الٰہیہ ممکنِ ذاتی و معلول او سبحانہ است۔ چنانکہ مذہبِ عامہ متکلمین است و باز میگوید کہ عدم علم و قدرت از ذات حقہ کہ از شان او علم و قدرت است بعینہ جہل و عجز است۔ ازیں قول او بودنش معتقد باتصاف او سبحانہ بعجز و جہل بر او لازم می آید یا نہ؟ و اگر لازم می آید ایں قول از موجبات کفر است یا نہ؟

جواب

ازیں قول و بودنش معتقد اتصاف او سبحانہ بعجز و جہل بر او لازم است زیرا کہ چوں علم و قدرت ممکن ذاتی و معلول او سبحانہ است۔ سلب آں از ذاتِ حقۂ احدیہ در مرتبۂ متقدمہ ضروری است و در اعتقاد ایں قائل سلب علم از ذات احدیہ کہ از شان او علم است و سلب قدرت از ذات احدیت کہ از شان او قدرت است۔ بعینہ عجز است۔ پس ایں قائل را بنا بر ایں اعتقاد او از اعتقاد باتصاف او سبحانہ بجہل و عجز گریز نیست۔ و ایں اعتقاد کفر است۔ و در صورت اصرارش ایں کفر لزومی بکفر التزامی خواہد انجامید۔ و منشأ غلط او جہل او بمعنی جہل و عجز است۔ جہل عبارت است از نفئ علم یعنی عدم علم از کسیکہ قوت و استعداد علم داشتہ باشد۔ و عجز صفت وجودی است پس از سلب علم و قدرت از ذات احدیہ فی مرتبۂ نفس الذات بنا بر مذہب متکلمین کہ بزیادت صفات بر ذات احدیہ متقدسہ قائل اند ثبوت جہل و عجز در مرتبہ ذات احدیہ متقدسہ لازم نمی آید چہ ذات احدیہ حقہ از قوت و استعداد مقدس و متعالی است و عجز عبارت از سلب قدرت نیست و در کتب عقائد اہلسنت تصریح است بامتناع اتصاف او سبحانہ بجہل و عجز و سائر وجوہ نقص در شرح عقائد جلالی است۔

"الکذبُ نقصٌ فلا یکونُ مِنَ الممکناتِ ولا یشملهٗ القدرۃ کسائرِ وجوہِ النقصِ علیہ تعالیٰ کالجہلِ والعجز۔"

استفتاءِ خامس

شخصے اعتقاد می کند باینکہ علم او سبحانہٗ ممکن ذاتی است چنانکہ مذہب متکلمین است۔ ومعتقد اعتقاد دارد کہ عدم علم از حضرت او سبحانہٗ مستلزم جہل او سبحانہ است۔ و بر آں استدلال می کند باینکہ سلب بسیط نزد وجود موضوع مستلزم سلب عدولی است۔ وجہل عبارت از سلب عدولی است آیا بر آں شخص بحسب اقوال او اعتقاد او بجہل حضرت باری جلّ شانہٗ لازم می آید یا نہ و ایں اعتقاد کفر است یا نہ؟

جواب

از اقوال او اعتقادش بجہل او سبحانہٗ بر او لازم است زیرا کہ علم او سبحانہٗ صفت زائدہ و ممکن است۔ پس سلب آں از مرتبہ ذات احدیتہ ضروری است و سلب بسیط علم از ذات احدیتہ حقہ کہ موجود و واجب الوجود است۔ مستلزم سلب عدولی است و سلب عدولی علم نزد ایں کس بموجب قول و اعتراف او جہل است۔ پس ایں کس را بحسب اقوال او از اعتقاد بجہل او سبحانہ در مرتبہ ذات حقہ احدیتہ گریز نیست۔ و ایں اعتقاد بجہل او سبحانہ در مرتبہ ذات حقہ احدیتہ گریز نیست۔ و ایں اعتقاد کفر لزومی است۔ و در صورت اصرارش بر ہمچو اقوال کفر التزامی است۔ و منشأ غلط او ایں است کہ جہل عبارت از سلب بسیط یا سلب عدولی علم نیست بلکہ جہل عبارت از ملکہ علم است یعنی عدم علم از کسیکہ دراں قوت و استعداد علم باشد۔ و ذات حقہ احدیتہ از قوت و استعداد منزہ و متقدس است۔

استفتاءِ سادس

شخصے اعتقاد دارد کہ کاذب بودن او سبحانہٗ ممکن و مقدور است و بر آں استدلال میکند باینکہ کاذب بودن تحت قدرتِ افراد انسانی است۔ اگر کاذب بودن تحت قدرت ربانی نباشد زیادت قدرت انسانی بر قدرت ربانی لازم می آید۔ امّا ایں اعتقاد کفر است یا نہ؟ و ایں استدلال

باطل است یا نہ؟

جواب

ایں اعتقاد کفر است بلاشبہ کذب او سبحانہ محال بالذات است نہ ممکن و نہ مقدور در شرح عقائد جلالی است الکذب نقص فلا یکون من الممکنات ولا یشملہ القدرۃ و قال بعد قول المصنف ولا یصح علیہ الحرکۃ والانتقال ولا الجہل ولا الکذب لانہا نقص والنقص علیہ تعالی محال۔

واستدلالش محض باطل والحاد است چہ ارتکاب زنا و لواطت و دیگر فواحش کہ قدرت افراد انسانی است و در قدرت ربانی نیست۔ وحقیقت اینست کہ قدرت ربانی قدرت بر خلق ممکنات است و قدرت انسانی قدرت کسب اعمال قدرت انسانی را با قدرت ربانی نسبتے نیست۔ چہ جائے نسبت زیادت ایں ہمہ کفر است والحاد۔ اعاذنا اللہ سبحانہ منہ بحرمۃ حبیبہ وآلہ الامجاد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

استفتاء سابع

از عقائد ضروریات دین واسلام است عقیدۂ اینکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اند ومعنی خاتم النبیین اینست کہ آخرین ہمہ انبیاء علیہم السلام اند۔ شخصے ایں معنی خاتم النبیین قرار نمی دہد آیا آں شخص مؤمن است یا کافر؟

جواب

ظاہر است کہ معنی خاتم النبیین آخریں ہمہ انبیاء است کہ النبیین جمع محلی باللام مستغرق است۔ ومعنی خاتم النبیین واحد اخیر جمع انبیاء است کہ بعثت او از بعثت جمع من عداہ من الانبیاء متاخر باشد وہر یکے از مسلماناں ایں معنی میداند وبہ بودن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ایمان وتصدیق دارد کسیکہ برائے خاتم النبیین معنی دیگری تراشد۔ وبہ بودن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین کہ بالمعنی ذکر کردیم اعتقاد ندارد کافر است مؤمن نیست۔

خوشنود عالم محمد
عیدی

استفتاء ثامن

کسے میگوید کہ ذات مبارک مقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از جمع نبیین در لفظ خاتم النبیین کہ لام النبیین برائے استغراق است مستثنیٰ است۔ آنکس باین قول کافر شد یا نہ؟

جواب

قول بودن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستثنیٰ از جمع نبیین در لفظ خاتم النبیین کفر است۔ چرا کہ داخل عموم النبیین نیست خاتم النبیین نمی تواند شد پس قول مستثنیٰ بودن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از عموم النبیین کفر است۔ وجہل وبلادت ونافہمی در کفر عذر نمی تواند شد۔

استفتاء تاسع

اگر کسے بعد تسلیم امتناع واشتراک وصف خاتم النبیین بین اثنین تجویز کند کہ شخصے مساوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در اوصاف کمال بدیں وجہ باشد کہ وصف خاتم النبیین مختص بآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باشد و در دیگر اوصاف کمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآں شخص مفروض المساوات علی التساوی متشارک باشند این تجویز درست است یا نہ؟ و از موجبات کفر ہم است یا نہ؟

جواب

این تجویز درست نیست زیرا کہ اعلیٰ کمالات ممکنات نبوت و رسالت است و خاتم النبیین ہماں نبی است کہ متمم ومکمل قصر نبوت و رسالت است چنانکہ در حدیث شریف مثلی ومثل الانبیاء مثلی کمثل قصر حسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ الناظرون یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنۃ فکنت انا سددت موضع اللبنۃ ختم بی البنیان وختم بی الرسل وفی روایۃ وانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین۔ مصرح است پس ہیچ وصف معادل وصف خاتم النبیین کہ عبارت از اں نبی است کہ مکمل ومتمم قصر نبوت و رسالت و دین او مؤید الی یوم الدین و رسالت او عام کافہ عالمین وملت او ناسخ ملل وشریعت او ناسخ شرائع و دین او اکمل ادیان وامت او افضل واکرم امم باشد ہیچگونہ نمی تواند بود وابدا این احتمال کہ منشأ ہمو

وساوس شیطانی و زندقہ و بے ایمانی است۔ استخفاف شان وصف خاتم النبیین است و استخفاف آں یقیناً کفر است۔ پس ایں تجویز کہ ہرگز درست نیست از موجبات کفر محو است۔

اِسْتُفْتَاءِ عَاشِر

شخصے تجویز میکند کہ کسے مساوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدینوجہ باشد کہ در وصفے مختص معادل خاتم النبیین کہ مختص بآں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است یافتہ شود و در تنظیر ایں تساوی تساوی زید عمرو کہ در یکے وصف تیر اندازی بالاختصاص و در دیگرے وصف بندقہ اندازی بالاختصاص یافتہ شود و تساوی عراب و براذین کہ ہر یکے را بمنفعتے معتبرہ اختصاص است می آرد۔ آیا ایراد چنیں تنظیر از باب استخفافِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است یا نہ؟ و از موجبات کفر است یا نہ؟

جواب

ایراد ایں ہر دو تنظیر است از اغلظ وجوہ استخفاف شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ازرائے شانِ وصف خاتم النبیین کہ اعلیٰ اوصافِ کمال است۔ چہ تنظیر بزید و عمرو و تیر اندازی و بندقہ اندازی مشتمل است بر تنظیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزید یا بعمرو و تنظیر وصف خاتم النبیین بتیر اندازی و یا بندقہ اندازی و تنظیر بعراب و براذین کہ ہر یکے را بمنفعتے معتبرہ اختصاص است مشتمل است بر تنظیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعراب یا براذین کہ ہر دو بہائم عُجم اند و تنظیر وصف خاتم النبیین باوصاف عراب یا باوصاف براذین ایراد ایں ہر دو تنظیر مذکور از اغلظ وجوہ استخفاف واشد انحائے کفر و الحاد است۔ علمائے محققین تشبیہ غیرِ نبی را بانبی علیہ السلام از باب استخفاف و از موجباتِ کفر شمردہ اند۔ کما فی قول الشاعر

لولا انقطاعُ الوحیِ بعدَ محمد   قلنا محمد مِنْ ابیہ بدیلٌ

ھو مثلُہ فی الفضل الّا انّہ   لم یاتِہ بِرسالۃِ جبریلٌ

و قول حسان کہ یکے از شعرائے اندلس است در مدح محمد بن عباد وزیرا ابوبکر ابن زید کان ابابکر الرضی وحسان حسان وانت محمد۔ چہ جائے آنکہ آنحضرت را بزید یا عمرو بعراب یا براذین تشبیہ دہند و وصف خاتم النبیین را بہ تیر اندازی و بندقہ اندازی و باوصاف عراب یا باوصاف براذین تنظیر نمایند ایں تنظیر از اغلظ وجوہ استخفاف واشد انحائے کفر است۔

استفتاء حادی عشر

اگر کسے تجویز کند کہ شخصے کہ خاتم النبیین نباشد در شرف و عزت برابر بخاتم النبیین باشد نزد حضرت رب العزت عز مجدہ حال ایں مجوز چیست آیا تجویز او درست یا نہ؟ و ایں تجویز او از باب استخفاف و اسارت ادب است یا نہ؟

جواب

ایں تجویز او باطل و بغایت سخیف است۔ چہ اگر اختصاص بخشیدن حضرت رب العزت عز و جل آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بوصف خاتم النبیین کہ متضمن اکمال نبوت و رسالت و عموم بعثت و ارسال و دوام آں و اکمال دین و اتمام نعمت و نسخ شرائع و ملل بملت و شریعت اوست سبب ازدیاد عزت و شرف موصوف آں نسبت بعزت و شرف کسیکہ موصوف بخاتم النبیین نیست نباشد اختصاص بخشیدن بایں وصف لغو و عبث و بیکار باشد۔ العیاذ باللہ و اتصاف و عدم اتصاف بایں برابر باشد، ہمچو تجویزے لغو و بیکار داشتن وصف خاتم النبیین از کسے متصور نیست۔ و لغو و بیکار داشتن وصف خاتم النبیین بے زندقہ و الحاد از کسے ممکن نیست، ہمچو تجویز ناشی از بے ایمانی و تفوہ ہمچو خرافات از باب تکلم بکلمات استخفاف و بغایت اسارت ادب است۔

استفتاء ثانی عشر

تفضیل دادن بعضے انبیاء و رسل را بر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ببعض وجوہ فضائل جائز است یا نہ؟ و کسیکہ مرتکب آں شود مؤمن است یا نہ؟

جواب

ہیچیک نبی را بر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیچ وجہ فضل نیست چہ ہر فضیلتے کہ در نبی من الانبیاء بودہ است بوجہ اکمل در آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم موجود است۔ قال اھل التفسیر لیس احد من الانبیاء اعطی فضیلۃ او کرامۃ الا وقد اعطی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مثلھا۔ و قال الشیخ ابو الحسن الاشعری کل آیۃ اوتیھا نبی من الانبیاء علیھم السلام

فقد اُوتی مثلها نبیُّنا صلی اللّٰه علیہ وآلہ وسلم وخُصَّ من بینھم بتفضیل الرویۃ وفی المواھب اللدنیۃ ما خص نبی من المعجزات والکرامات الا ولنبینا صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم مثلہ کما نصّوا وفی شرح الشفاء قال التلمسانی روی ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم حاز خصال الانبیاء کلّھا واجتمعت فیہ اذ ھو عنصرھا ومنبعھا فاعطی خلقَ آدم ومعرفۃَ عیسٰی وشجاعۃَ نوح وخُلّۃَ ابراھیم ولسانَ اسمٰعیل ورضیٰ اسحٰق وفصاحۃَ صالح وحکمۃَ لوط وبشریٰ یعقوب وجمالَ یوسف وشدۃَ موسیٰ وصبرَ ایوب وطاعۃَ یونس وجھادَ یوشع وصوتَ داوٗد وحُبَّ دانیال ووقارَ الیاس وعصمۃَ یحیٰی وتزھدَ عیسٰی واغمس صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم فی جمیع اخلاق الانبیاء یقتبسوا (الانبیاء) منہ صلوات اللّٰہ علیھم اجمعین وافصح بذالک البوصیری حیث قال؎ فکلُّ آیٍ اَتَی الرسُلُ الکرام بِھا فانما اتّصلتْ مِنْ نورِہٖ بِھِم وقال الامام البغوی ما اوتی نبی آیۃ الا واوتی نبینا صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم مثل تلک الآیۃ وفضل غیرہ بآیات مثل انشقاق القمر اشارۃ وحنین الجذع علی مفارقتہ ۔ وتسلیم الحجر والشجر علیہ وکلام البھائم والشھادۃ برسالتہ ونبع الماء من بین اصابعہ وغیر ذالک من المعجزات والآیات التی لا تحصی ۔ واظھرھا القرآن الذی عجز اھل السماء والارض عن الاتیان بمثلہ ۔ حاصل کہ ہیچ نبی را بوجہ من الوجوہ بر آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم فضل نیست و اجماع منعقد است بر افضل بودن آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم از سائر انبیاء و رسل علیہم السلام پس تفضیل دادن بعض انبیاء و رسل را بر آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم باطل و خرق اجماع است و منشار آن ضلال و بے ایمانی است ۔

استفتاء ثالث عشر

شخصے آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم را بر سائر انبیاء و رسل از جہت بودن آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین و امتناع اشتراک ایں وصف بین اثنین تفضیل داد معترض بر او اعتراض بدیں عبارت کرد کہ نفی امکان مساوی بسبب عدم اشتراک در خصوص خاتمیت مبنی بر ذہول از قاعدہ تفضیل است و مبنی از تفضیل ایں اعتراض او درست است یا نہ و ایں قول از موجبات کفر است یا نہ ؟

جواب

ایں اعتراض معترض محض لغو و ہذر است چہ قاعدہ تفضیل اینست کہ اگر مفضل و مفضل علیہ در فضیلتے خاص متشارک باشد برائے صدق تفضیل باید کہ آں فضیلت در مفضل وجہ اکمل بزیادت برآں مرتبہ فضیلت کہ در مفضل علیہ موجود باشد یافتہ شود و اگر در فضیلتے خاص متشارک نباشد برائے صدق تفضیل باید کہ فضیلتے کہ در مفضل باشد افضل باشد از فضیلتے کہ در مفضل علیہ است مثلاً بودن زید افضل از عمر دبدو وجہ صادق تواند آمد۔ یکے آنکہ زید و عمرو در فضیلت علم مثلاً متشارک باشد و علوم زید نسبت بعلوم عمرو زید باشد۔ دویم آنکہ زید و عمرو دریک فضیلت متشارک نباشند در ہر یکے فضیلتے جداگانہ باشد۔ و فضیلتے کہ در زید باشد افضل باشد از فضیلتے کہ در عمرو باشد مثلاً در زید فضیلت علم و در عمرو فضیلت کتابت باشد چوں فضیلت علم از فضیلت کتابت افضل است۔ لامحالہ زید از عمرو افضل است و در تفضیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر سائر انبیاء علیہم السلام ایں قاعدہ متحقق است چہ جمیع انبیاء علیہم السلام در اصل نبوت متشارک اند۔ و در آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلیٰ مراتب نبوت و اکمل آں یعنی ختم نبوت کہ قصویٰ درجات نبوت است متحقق است۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از جہت اتصاف بخاتم النبیین افضل از سائر انبیاء ہستند پس نفی امکان مساوی بسبب امتناع اشتراک در وصف خاتم النبیین مبنی بر ذہول از قاعدہ تفضیل نیست و قول معترض از موجبات کفر است زیراکہ او سبحانہ در تفضیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر دیگر انبیاء فرمودہ وجعلتك اول النبيين خلقا واٰخرهم بعثا چنانچہ در حدیث اسرا آمدہ است و نیز در حدیث اسرا است کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در اثنائے او سبحانہ گفت الحمد لله الذي ارسلني رحمة للعالمين وكافة للناس بشيرا ونذيرا وانزل عليَّ الفرقان وجعل امتي خير امة وجعل امتي امة وسطا وجعل امتي هم الاولون وهم الاٰخرون وشرح لي صدري ووضع عني وزري ورفع لي ذكري وجعلني فاتحا وخاتما. فقال ابراهيم مخاطبا للانبياء بهٰذا افضلكم محمد. و در دیگر احادیث نیز تفضیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر دیگر انبیاء علیہم السلام بوصف خاتمیت مذکور است پس ازیں قول معترض نسبت ذہول از قاعدہ تفضیل و نسبت ایجاد تفضیل

سوئے رب جلیل و حضرت ابراہیم خلیل و آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لازم می آید و ایں از اغلظ وجوہ کفر است

استفتاء رابع عشر

کسیکہ بجواز مساوات جملہ مومنین بآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در کثرت ثواب و قرب حضرت رب الارباب قائل باشد کافر است یا مومن و قول او وجہ صحتے دارد یا نہ؟

جواب

آنکس کافر است و قول او وجہ صحتے ندارد و جہتش اینست کہ او سبحانہ آنحضرت را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باعلیٰ درجات قرب و ثواب اختصاص بخشیدہ است کہ دراں درجات صلوح اشتراک بین اثنین نیست اشتراک ہیچیکے ازاں مراتب بین اثنین محال بالذات است و دو کس در ہیچیکے ازاں مراتب متشارک و متساوی نمی تواند شد چہ جائے آنکہ جملہ مومنین دراں مراتب متشارک و متساوی شوند ازاں جملہ اینست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَوّلُ مَن تَنشَقّ عنہ الارض و اولُ الناسِ خُروجاً اِذا بُعِثوا و اولُ مَن یُفیقُ مِنَ الصَّعقۃ و اولُ مَن یحرّکُ حلقَ الجنّۃ و اولُ مَن یَقرعُ بابَ الجنّۃ و اول مَن تُفتحُ لہ الجنّۃ و اولُ مَن یُؤذَنُ لہ فی السجود و اولُ شافعٍ و اولُ مُشفَّعٍ و اولُ مَن یّجیزُ علی الصراط و اولُ شفیعٍ فی الجنّۃ ہستند۔ و ایں صفات مشترک بین اثنین نمی تواند شد۔ چہ در ہمہ ایں صفات اول مضاف سوئے جمیع عموم است پس موصوف بایں صفات ہماں است کہ در خروج حین بعث و افاقت از صعقہ و در تحریک حلق جنت و قرع و فتح باب آں و ماذون بودن در سجود و در شفاعت و در پذیرائی آں و در گذشتن از صراط و در شفاعت در جنت بر جمیع من عداہ سابق و متقدم باشد پس اگر دو کس متقدم است یا اکثر از دو کس دریں امور متشارک باشند بر ہیچیکے ازاں دو کس یا ازاں کساں صادق تواند بود کہ دریں امور بر جمیع من عداہ متقدم است۔ و ایں در غایت ظہور است و با وجود غایت ظہور آں در کتب اصول ہمچو توضیح و تلویح تصریح ہست بأنّ الاوّل لا یتعدّد فرض مساوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دریں صفات فرع نفی سلب ایں صفات از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و سلب مساویت پس وجود مساوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دریں صفات مستلزم عدم آں مساوی دریں صفات است فہو محال بالذات۔ پس مساوات یک کس ہم بآنحضرت صلی اللہ

علیه وآله وسلم ممتنع بالذات است چه جائے آنکه مساوات جمله مؤمنین بآنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم دریں صفات ممکن باشد ونیز آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم صاحب شفاعت کبریٰ هستند ومساوات هیچکس بآنحضرت صلی الله علیه وآله دراں متصور نمیشود چه جائے آنکه ممکن باشد چه جائے آنکه مساوات جمله مومنین بآنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در شفاعت کبریٰ که اعلیٰ درجات قرب وثواب است ممکن باشد۔ در احادیث شفاعت کبریٰ آمده است فیحبس المومنون یوم القیمة حتی یلهموا بذالك فیقولون لو استشفعنا الی ربنا فرغنا من مکاننا الحدیث وفی روایة اذا کان یوم القیمة ماج الناس بعضهم فی بعض فیاتون الحدیث وفی روایة یجمع الله الناس فی صعید واحد حیث یسمعهم الداعی وینفذهم البصر حفاة عراة کما خلقوا لا تکلم نفس الا باذنه فینادی محمد الحدیث وفی روایة یجمع الله الاولین والآخرین یوم القیٰمة فیهمون فیقولون لو استشفعنا الی ربنا وتدنو الشمس فیبلغ الناس من الغم ما لا یطیقون ولا یحتملون فیقولون الا ینظرون من یشفع لکم الحدیث۔

بالجمله کسیکه معنی شفاعت کبریٰ میداند مشارکت ومساوات یک کس هم بآنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم دراں تصور نمیتواند کرد چه جائے آنکه مساوات ومشارکت جمله مومنین را بآنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در شفاعت کبریٰ ممکن داند ونیز آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در موقف بمقامے بایستد که یغبطه الاولون والآخرون مشارکت دیگرے بآنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در قیام باں مقام که یغبطه فیه الاولون والآخرون متصور نمیشود چه جائے آنکه ممکن باشد ونیز آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم قائل وسیله است که آں درجه ایست در جنت که نمی سزد مگر برائے یک کس از بندگاں خدا نخواهد یافت مگر یک مرد جمله مؤمنین چگونه قائل آں درجه که نمی سزد مگر برائے یک کس قائل تمیں نیست مگر یک کس تواند شد وچساں مشارکت ومساوی آنحضرت صلی الله علیه وسلم در نیل آں درجه توانند گردید واما اینکه قول بجواز مساوات جمله مؤمنین در مرتبه قرب وثواب باآنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم کفر است بچند وجه اول اینکه در شرح عقائد است ولا یبلغ ولی درجة الانبیاء لان الانبیاء معصومون مامونون من خوف الخاتمة مکرمون بالوحی ومشاهدة الملك مامورون بتبلیغ الاحکام وارشاد الانام بعد الاتصاف بکمالات الاولیاء فما

نقل عن بعض الکرامیۃ من جواز کون الولی افضل من النبی کفر وضلال۔ انتہی

پس قول بجواز مساوات جملہ مؤمنین باآنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در درجہ قرب وثواب که درعموم جملہ مؤمنین فجار باشد وجوہ فسق وفجور وفساق باغلظ انحائے فسق داخل اند در عین اتصاف آنہا باغلظ انحائے فسق وفجور از اغلظ وجوہ کفر است۔ چوں بعض کرامیہ بقول بجواز بلوغ ولی بدرجہ نبی وبجواز افضلیت ولی از نبی کافر شدند کسیکہ قائل باشد بجواز اینکہ افسق فساق وافجر فجار از مؤمنین درعین اتصاف باغلظ وجوہ فسق وفجور مساوی افضل الانبیاء والمرسلین در قرب وثواب باشد ونیز قائل باشد بجواز افضل شدن افسق فساق و افجر فجار از مؤمنین درعین اتصاف او بفسق وفجور از افضل خلق اللہ در قرب وثواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بالا مذکور شدہ اند قابل اشتراک بین اثنین نیستند واتصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بآنمراتب بالاختصاص از آیات قرآنی واحادیث صحیحہ ثابت است۔ پس تجویز مساوات ومشارکت جملہ مؤمنین درانمراتب قرب وثواب تکذیب آں نصوص است وہو کفر۔ سوم اینکہ تفوہ باینکہ جملہ مؤمنین مساوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در قرب وثواب توانند شد۔ بقطع نظر از اینکہ ایں کلام کاذب است متضمن استخفاف شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است وآں کفر است بلاشبہ۔

استفتاء خامس عشر

اگر کسے در بیان امکان مساوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چنیں گوید کہ معتبر در تساوی وتفاضل وصف خاتم الانبیاء وغیرہ نیست۔ بلکہ معتبر دراں کثرت قرب وثواب است پس بنظر قوت ووسعت قدرت کاملہ ممکن ومعلول الہٰی است کہ ہر مفضول راکہ در کمالات دیگر مفضول یعنی در ماسوائے کثرت ثواب مفضول است مساوی بلکہ افضل از افضل او گرداند ایں کلام او درست است یا نہ وایں کلام از موجبات کفر است یا نہ؟

جواب

ایں کلام محض باطل واز موجبات کفر قائل است چہ مدلول اینکلام اینست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل از جمیع من عداہ من جہۃ القرب والثواب نیست ومن عداہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در قرب وثواب از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مفضول نیست بلکہ در کمالات دیگر مفضول

است پس جائز است کہ بر مفضول کہ در کمالات دیگر مفضول است مساوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ افضل از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در قرب و ثواب گمرد و حال آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حیث القرب و الثواب از جمیع من عداہ افضل اند و بر ایں اجماع منعقد است و انکار آن کفر است و مساوات یک کس با آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مراتب قرب و ثواب کہ او سبحانہ بفضل عظیم و انعام تام با آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرامت فرمودہ است ممتنع ذاتی است چنانچہ در جواب استفتائے چہار دہم اجمالاً مذکور شدہ است و ایں کلام کہ بر مفضول کہ در کمالات دیگر مفضول است مساوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ افضل از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در قرب و کثرت ثواب تواند شد کہ در عموم بر مفضول فجار و کفار نیز داخل اند متضمن استخفاف شان آن سرور ممکنات علیہ الصلوات است۔ و ذکر قدرت الٰہی کہ تعلق آن را امکان شرط است ایں کلام را از اشتمال بر استخفاف بیرون نمی آرد ایں حیلہ برائے رہائی از شناعت کفر بکار آمدنیست۔ واللہ اعلم

در مطبع الہدایہ متصل طویلہ دارا گذر کشمیری دروازہ

باہتمام بندہ سید ہادی مہتمم طبع گردید سنہ ۱۲۶۹ ہجری

تفصیل دستخط و مہر علمائے دیندار کہ فتویٰ بداں مسجل و مزین است

علمائے رامپور

① مہر جناب مولوی محمد علی صاحب ② مہر جناب مولانا محمد فضل حق صاحب ③ مہر جناب مولوی جلال الدین صاحب ④ مہر جناب مولوی محمد عبدالحق صاحب ⑤ مہر جناب مولوی حبیب اللہ صاحب ⑥ مہر جناب مولوی محمد رفیع اللہ صاحب ⑦ مہر جناب مولوی نور النبی صاحب ⑧ مہر جناب مولوی غلام نبی صاحب ⑨ مہر جناب مولوی مفتی محمد عبدالواجد صاحب ⑩ مہر جناب مولوی محمد نجیب اللہ صاحب ⑪ مہر جناب مولوی حمداللہ صاحب ⑫ مہر جناب مولوی نصر اللہ صاحب ⑬ مہر جناب مولوی ہزار میر خان صاحب ⑭ دستخط جناب قاضی انعام صاحب ⑮ دستخط جناب مولوی محمد خان صاحب ⑯ دستخط جناب مولوی فتح الدین صاحب ⑰ دستخط جناب مولوی محمد حسن صاحب ⑱ دستخط جناب مولوی شریف حسن صاحب ⑲ دستخط جناب مولوی محمد ہدایت اللہ صاحب ⑳ شرح دستخط جناب مولوی غلام حسین صاحب

ھذہ الاجوبۃ موافقۃ للعقائد الحقۃ المثبتۃ بالبرہان لاہل السنۃ والجماعۃ

علمائے مرادآباد وتوابع آں

المجیب مصیب

(۲۱) مہر جناب مولوی عالم صاحب واعظ (۲۲) مہر جناب مولوی شاہ علی صاحب (۲۳) مہر جناب مولوی احمد حسن صاحب

(۲۴) دستخط جناب مولوی عماد الدین احمد صاحب (۲۵) مہر جناب مولوی سراج الدین صاحب۔

علمائے شاہجہاں آباد

(۲۶) مہر جناب مولانا مفتی محمد صدر الدین صاحب (۲۷) مہر حضرت شاہ احمد سعید صاحب (۲۸) مہر جناب مولوی کریم اللہ صاحب

(۲۹) مہر جناب مولوی عبد الرشید صاحب (۳۰) مہر جناب مولوی محمد عمر صاحب (۳۱) مہر جناب مولوی محمد مظہر صاحب

(۳۲) دستخط جناب مولوی محمد نواب صاحب (۳۳) مہر جناب مولوی فرید الدین صاحب۔

سوائے ایں اسمار چند مہر خواندہ نشد ـــــ

شرح دستخط مولانا جناب مولوی مفتی محمد صدر الدین خاں صاحب :- نفی صفات کمالیہ از ذات حق سبحانہٗ تعالیٰ محال است بدلائل عقلیہ وسمعیہ پس التزام اعتقاد امکان اتصاف او تعالیٰ بنقائص موجب ضلالت وگمراہی است ومعتقد آں از اہل ضلال است چہ تنزیہ وتقدیس او سبحانہٗ از جمیع نقائص وتوابع داخل عقائد کاملہ حقہ است وتجویز کذب بر ذات او سبحانہٗ تعالیٰ موجب مفاسد لاتحصیٰ ومطاعن نامحصور در دین اسلام است مثل مقال فلاسفہ در معاد ومجال ملاحدہ در عناد وبطلان ما وقع علیہ الاجماع وارتفاع امان از شرائع وغیر آں چیزیکہ منافی وجوب ذاتی ہست محال است عقلاً کہ متصف شود بآں واجب بالذات وازینجا است کہ اتفاق کردہ اند حکمار اسلامیہ وغیر اسلامیہ بر امتناع ذاتی کذب او سبحانہٗ تعالیٰ وہمیں است مذہب محققین از متکلمین قالوا الکذب نقص والنقص علیہ تعالیٰ محال فلا یکون من الممکنات ولا یشملہ القدرۃ کسائر وجوہ النقص علیہ کذا فی شرح العقائد للعلامۃ الدوانی۔ قال الامام الرازی صدق کلامہ تعالیٰ لما کان عندنا ازلیا امتنع کذبہ لان ما ثبت قدمہ امتنع عدمہ انتہیٰ۔ ومفسرین امتناع کذب او تعالیٰ از کتاب اللہ ثابت میکند۔ قال اللہ تعالیٰ ومن اصدق من اللہ حدیثا۔ ومن اصدق من اللہ قیلا۔ فی التفسیر الکبیر ھذا استفھام علی سبیل الانکار والمقصود منہ بیان لما یجب کونہ تعالیٰ صادقا وان الکذب فی قولہ محال وبعد اقامۃ دلائل امتناع کذب قال فثبت انہ لابد من القطع بکونہ تعالیٰ صادقا

انتہی۔ واخبار نبینا صلی اللہ علیہ وسلم بل جمیع الانبیاء بکونہ تعالیٰ صادقاً کاخبار ہم بکونہ متکلماً ثابت است۔ کہ مجال انکار دراں نماندہ و باید دانست کہ حسن و قبح بایں معنی یعنی بمعنی صفۃ الکمال والنقصان لوجوب الصدق وامتناع الکذب فی حقہ تعالیٰ متنازع فیہ درمیان ما ای معاشر الحنفیۃ التابعین لابی منصور الماتریدی و معتزلہ بین الاشاعرۃ نیست بلکہ حسن و قبح بایں معنیٰ بالاتفاظ عقلی است۔ و ذاتے است برائے افعال و موقوف نیست برابانۃ شرع ولا نزاع لاحد فیہ بلکہ نزاع در حسن و قبح بمعنی استحقاق المدح والثواب والذم والعقاب است۔ پس ناواقف از اصول کلام توہم کنند کہ بر تقدیر شرعیہ حسن و قبح چنانکہ اشاعرہ گویند کذب حق سبحانہ تعالیٰ ممتنع نباشد چہ حرمت کذب برایں تقدیر حکمی ست پس قبل تشریع بسبب ارتفاع حرمت قبح ہم مرتفع شد پس جائز شد کذب بر او سبحانہ۔

الحاصل امتناع ذاتی کذب حق سبحانہ متفق علیہ ارباب معقول و منقول از مفسرین و محدثین وفقہاء و متکلمین واصولیین است بلکہ دیگر فرق اسلامیہ مثل معتزلہ و امامیہ و خوارج ہم آنرا ممتنع بالذات دانند۔ قال الابہری ممتنع علیہ الکذب اتفاقاً لانہ نقص والنقص علی اللہ تعالیٰ محال اجماعاً پس کسیکہ اعتقاد جواز آں داشتہ باشد از اہل ضلال ست در التزام آں عند التحقیق۔ و آنچہ در استفتاء سابع یا خامس عشرہ از تجویز و اعتقاد شخص مرقوم است پس ایں طرز کلام درشان حضرت سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کہ ادب دریں مقام فوق الامر ہست خالی از اسارت ادب نیست خواہ اظہار آں بقصد الزام الخصم بود خواہ توجیہاً لکلام الغیر بالا رضی قائلہ۔ واللہ اعلم بالصواب

شرح دستخط حضرت شاہ احمد سعید صاحب:۔ المعتقدُ لاتصافہ سبحانہ وتعالیٰ بالقبائح والمشبہینٌ للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ملحد۔

(۳۳) شرح دستخط مولوی حیدر علی صاحب:۔ کسیکہ چنیں مقالات بیہودہ گوید و میانہ اہل اسلام بابداع محدثات می جوید و مخالف کتب عقائد سخن سازی کند و ہیچ آنچہ در اصول کلامیہ و فقہ قرار یافتہ بکند البتہ کافر گشت و مضل مسلمین اعاذنا اللہ تعالیٰ وجمیع المؤمنین منہ بطریق اولیٰ کافر است و کفر او از اغلظ انحائے کفر است۔ دوم اینکہ معلوم شد کہ مراتب قرب ثواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تمام شد

کتبِ اسلاف در ردِّ وہابیہ

و تقویۃ الایمان

کتب اسلاف	اسمائے اسلاف
معید الایمان رد تقویۃ الایمان	(۱) مولانا شاہ مخصوص اللہ صاحب دہلوی بن شاہ رفیع الدین دہلوی
سوال وجواب	(۲) مولانا محمد موسیٰ صاحب دہلوی بن شاہ رفیع الدین
حجۃ العمل فی ابطال الحیل	(۳) 〃 〃
بوارق محمدیہ رد فرق نجدیہ	(۴) مولانا شاہ فضل رسول بدایونی ۱۲۱۳/۱۲۸۹ھ ہمعصر شاہ اسمٰعیل دہلوی
المعتقد المنتقد	(۵) 〃 〃
تلخیص الحق	(۶) 〃 〃
احقاق الحق و ابطال الباطل	(۷) 〃 〃
سوط الرحمٰن علی قرن الشیطٰن	(۸) 〃 〃
سیف الجبار علی الاعداء للابرار (۱۲۵۶ھ)	(۹) 〃 〃
تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ	(۱۰) مولانا محمد فضل حق خیرآبادی (ہمعصر شاہ اسمٰعیل دہلوی) تلمیذ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی
امتناع النظیر	(۱۱) 〃 〃
تحقیق الحق المبین فی اجوبۃ مسائل اربعین	(۱۲) مولانا احمد سعید نقشبندی دہلوی سنہ ۱۲۷۷ھ
منتہی المقال فی شرح حدیث لا تشد الرحال	(۱۳) مولانا مفتی محمد صدر الدین آزردہ دہلوی
الشوارق الصمدیہ (تلخیص بوارق محمدیہ)	(۱۴) مولانا غلام قادر بھیروی سنہ ۱۳۲۶ھ
اعلاء کلمۃ الحق	(۱۵) مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی سنہ ۱۳۵۶ھ
الفتوحات الصمدیہ	(۱۶) 〃 〃
الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیہ	(۱۷) شیخ الاسلام علامہ احمد بن زینی دحلان مکی
تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل (معتقد علمائے حرمین شریفین)	(۱۸) مولانا غلام دستگیر قصوری سنہ ۱۳۱۵ ہجری

(۱۹) ایضاً	فتنۃ الوہابیہ
(۲۰) مولانا عبد اللہ محدث خراسانی	السیوف البارقہ علی رؤس الفاسقہ
(۲۱) مولانا احمد حسن پنجابی (خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب)	تنزیہ الرحمن عن شائبۃ الکذب والنقصان
(۲۲) مولانا نبی بخش لاہوری	الریح الدیانی علی رأس الوسواس الشیطانی
(۲۳) مولانا مخلص الرحمن چاٹگامی اسلام آبادی	شرح الصدور فی دفع الشرور فارسی (رد تقویۃ الایمان)
(۲۴) مولانا محمد سلطان کٹکی	تنبیہ الغرور (رد تقویۃ الایمان)
(۲۵) "	میزان العدالۃ فی اثبات الشفاعۃ
(۲۶) مولانا کریم اللہ دہلوی	ہادی المضلین
(۲۷) مولانا حکیم فخر الدین الہ آبادی	ازالۃ الشکوک والاوہام
(۲۸) مولانا سید اشرف علی گلشن آبادی	شرح تحفہ محمدیہ رد فرقہ مرتدیہ (رد تقویۃ الایمان)
(۲۹) مولانا سید حیدر شاہ صاحب کچھ بھوج	ذوالفقار الحیدریہ علی اعناق الوہابیہ
(۳۰) مولانا محمد احسن پشاوری (معروف حافظ دراز)	تحقیق توحید و شرک فارسی
(۳۱) مولانا شیخ محمد عابد سندھی ثم مدنی	حیاۃ النبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
(۳۲) مولانا مفتی محمد صبغۃ اللہ مدراسی مفتی مدراس	گلزار ہدایت
(۳۳) مولانا عبد اللہ سہارنپوری	تحفۃ المسکین فی جناب سید المرسلین
(۳۴) مولانا خلیل الرحمن یوسفی مصطفیٰ آبادی	رسم الخیرات
(۳۵) "	تحلیل ما احل اللہ فی تفصیل ما اہل بہ لغیر اللہ
(۳۶) مولانا تراب علی لکھنوی	سبیل النجاح الی تحصیل الفلاح
(۳۷) مولانا محب احمد بدایونی	الطوارق الاحمدیہ فارسی
(۳۸) سید لطف الحق بن جلیل الحق ابٹالوی	سلاح المؤمنین فی قطع الخارجین
(۳۹) مولانا محمد وجیہ استاذ مدرسہ عالیہ کلکتہ	نظام الاسلام
(۴۰) مولوی ظہور علی صاحب	۲۲ تحقیق الحقیقہ (اسلامی علوم و فنون)
(۴۱) مولوی محمد حسین تمنا	حفظ الایمان (رد تقویۃ الایمان) ھ ۱۲۳۵
(۴۲) مولانا محمد اسلم مدراسی	سفینۃ النجاۃ
(۴۳) مولانا سید بدر الدین الموسوی حیدرآبادی	احقاق الحق
(۴۴) مولانا نصیر احمد پشاوری	احقاق الحق (رد تقویۃ الایمان)

(٤٥) مولانا مفتی محمد ارشاد حسین رامپوری	انتصار الحق فی الرد علی معیار الحق
(٤٦) مولانا عبد الرحمن سلہٹی	سیف الابرار المسلول علی الفجار ١٢٦٥ھ
(٤٧) مولانا وصی احمد محدث سورتی	جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد
(٤٨) مولانا قاضی فضل حق لدھیانوی	انوار آفتاب صداقت
(٤٩) مولانا مفتی محمد غوث ہزاروی	تاریخ وہابیہ
(٥٠) مولانا عبد اللہ بہاری ٹونکی	مجالۃ الراکب فی امتناع کذب الواجب (مطبوعہ ١٣١١ھ)
(٥١) مولانا شاہ محی الدین بدایونی ١٢٧٠ھ	شمس الایمان
(٥٢) مولانا عبد السمیع بیدل رامپوری (مرید و خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب)	انوار ساطعہ
(٥٣) مولانا ابو العلا محمد خیر الدین مدراسی	خیر الزاد لیوم المعاد
(٥٤) مولانا معظم و ابراہیم خطیب جامع مسجد دہلی	نعم الانتباہ لدفع الاشتباہ
(٥٥) مولوی محمد یونس صاحب مترجم عدالت دہلی	دفع البہتان فی رد بعض ابنیہ الطغیان
(٥٦) مولانا قاضی محمد حسین کوفی	ہدایۃ المسلمین الی طریق الحق والیقین
(٥٧) مصنف کا نام معلوم نہ ہوسکا	صحیح الایمان (شائع شدہ از بریلی ١٣٢٤ھ)
(٥٨) شیخ الاسلام سلیمان بن عبد الوہاب نجدی	الصواعق الالٰہیہ
(٥٩) علامہ شیخ محمد بن عبد الرحمن بن عفالق	الاشعار للاولیاء الابرار (رد کتاب التوحید)
(٦٠) علامہ سید محمد علوی الحداد بعلوی	جلاء الظلام فی الرد علی النجدی الذی اضل العوام
(٦١)	التوسل بالنبی وجہلۃ الوہابیین
(٦٢) مولانا نقی علی خاں بریلوی	تزکیۃ الایقان (رد تقویۃ الایمان)
(٦٣)	الصاعقۃ الرابیۃ علی الفرقۃ الوہابیہ
(٦٤) مولانا خواجہ محمد حسن جان مجددی سرہندی ١٣٤٦ھ	الاصول الاربعۃ فی تردید الوہابیہ
(٦٥) مولانا احمد علی مئوی	اباطیل وہابیہ (از الاصول الاربعہ)
(٦٦) مولوی نظام الدین ملتانی	سیف الابرار
(٦٧) مولانا خیر الدین دہلوی (والد ابو الکلام آزاد)	نجم ترجیم الشیاطین (دس جلدیں بزبان عربی)

(۶۸) مولانا منصور علی صاحب — فتح المبین (ردِ ظفر المبین فی ردِ مغالطات المقلدین ازہری چند ابن دیوان مرید سید احمد رائے بریلوی)
بحوالہ اردو میں وہابی ادب ص۲۴

(۶۹) مفتی نور اللہ مناظر جنگ متوطن مچھراؤں مراد آباد — ہدایۃ الوہابیین (وہابی ادب ص۵۱)

(۷۰) مولانا منور الدین دہلوی م ۱۲۷۳ھ شاگرد شاہ عبد العزیز محدث دہلوی — کتاب کا نام معلوم نہ ہو سکا۔

انکی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے ابتداء میں مولانا اسمٰعیل دہلوی اور انکے رفیق اور شاہ عبد العزیز صاحب کے داماد مولانا عبد الحی (جو مولوی اسمٰعیل کے ہمخیال ہو گئے تھے) کو بہت فہمائش کی اور ہر طرح سمجھایا لیکن جب ناکامی ہوئی تو تحریرات ردمیں سرگرم ہوئے اور جامع مسجد دہلی کا وہ شہرۂ آفاق مناظرہ ترتیب دیا جس میں ایک طرف مولانا اسمٰعیل اور مولانا عبد الحی تھے اور دوسری طرف مولانا منور الدین اور تمام علمائے دہلی — بحوالہ آزادی کی کہانی ص۳۵

(۷۱) مولانا فیض احمد بدایونی ۱۳۲۲/۱۹۰۵
(۷۲) مولانا ابو الخیر دہلوی — بحوالہ مقامات خیر
(۷۳) علامہ شامی — فتاویٰ شامی

مراجع

مظہر جہانگیری — اصول اربعہ — الثقافۃ الاسلامیہ — تہافۃ الوہابیہ
انوار آفتاب صداقت — تذکرہ علمائے اہلسنت وغیرہ

معمولی تلاش و جستجو کے بعد یہ فہرست مرتب کی گئی ہے۔ اگر کوئی فاضل اس موضوع پر کام کریں۔ تو ان کا عظیم علمی کارنامہ ہوگا۔ اور بہت حد تک ان غلط فہمیوں کے ازالہ میں مددل سکتی ہے جو امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں علمائے دیوبند نے پھیلا رکھی ہیں۔

عبد المنان کلیمی